بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۲ فتح ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۷ شعبان ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں حضور کو نزلہ کی تکلیف میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً فرق رہا مگر انفلوئنزا کے بعد کی کمزوری ابھی چل رہی ہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت ویسے تو اچھی ہے۔ لیکن نزلہ کی ہلکی سی تکلیف ابھی تک ہے۔ کل حضور نے ایک پرانے مخلص احمدی دوست کو شرف ملاقات بھی بخشا۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

قادیان (بذریعہ تار) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۹ تا ۲۰ دسمبر کی بہ سلسلہ تاروں میں مطلع فرماتے ہیں کہ:

(۱) پاکستانی زائرین کا قافلہ مورخہ ۱۸ دسمبر کو صبح ۸ بجے بخیر و عافیت قادیان پہنچ گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۸ دسمبر کو ہی خیر و عافیت کے ساتھ لاہور سے قادیان پہنچ گئے تھے۔ الحمد للہ

(۲) قادیان کا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸ دسمبر کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہو گیا۔ افتتاحی اجلاس میں ۴۵۰ ہندوستانی اور ۳۰۰ پاکستانی زائرین نے شرکت کی

(۳) جلسہ کا دوسرا دن بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ پر تشریف لانے والے احمدی احباب کی تعداد ۹۰۰ کے قریب پہنچ چکی ہے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(۴) جلسہ سالانہ کا تیسرا دن بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و خیریت سے گزرا اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ امسال قریباً ایک ہزار احمدی احباب نے شرکت کی۔ دعا کی درخواست ہے۔

پاکستانی زائرین کا قافلہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۱ دسمبر کو قادیان سے روانہ ہو گا۔ اور رات امرتسر میں گزارنے کے بعد مورخہ ۲۲ دسمبر کو ۱۲ بجے بعد دوپہر بذریعہ ریل لاہور پہنچے گا۔ احباب بخیریت پہنچنے اور جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے دعا کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا فنا کا مقام ہے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام کا دلدادہ نہ ہو

آخرت کی فکر کرو اور خدا تعالیٰ کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلو

"یہ بات محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے کہ کوئی بات کسی کو سمجھاوے۔ لیکن سمجھ اسے دیتا ہے جو ادب کے طریق پر سچا طالب ہو کر تلاش کرتا ہے۔ الطریقۃ کلھا ادب۔ خدا تعالیٰ کا یہ سچا وعدہ ہے کہ جو شخص صدق دل اور نیک نیتی کے ساتھ اس کی راہ کی تلاش کرتے ہیں جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ ہم میں ہو کر سے یہ مراد ہے کہ محض اخلاص اور نیک نیتی کی بناء پر خدا جوئی اپنا مقصد رکھ کر۔ لیکن اگر کوئی استہزاء اور ٹھٹھے کے طریق پر آزمائش کرتا ہے وہ بدنصیب محروم رہ جاتا ہے۔ پس اسی پاک اصول کی بناء پر اگر تم سچے دل سے کوشش کرو اور دعا کرتے رہو تو وہ غفور رحیم ہے لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں کرتا وہ بے نیاز ہے۔

دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام کا دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاوے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے اس پر چلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقدم نہیں کرتا اور اس پر نہیں چلتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا جیسے ہزاروں لاکھوں کیڑے مر جاتے ہیں یہ بھی مر جاتا ہے اور اس کا کوئی خیال نہیں ہوتا لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتا ہے اور دعاؤں سے کام لیتا ہے اور تھکتا نہیں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اس پر اپنی راہ کے دروازے کھول دیتا ہے"۔

(الحکم ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ دسمبر ۶۲ء

حکومتِ الٰہیہ ـــ اور ـــ خلافت

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۳/۱۲/۶۲)

ذیل میں ہم ترجمان القرآن نومبر دسمبر ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۲۱۰/۶۸ سے وہ پوری عبارت نقل کر دیتے ہیں جس میں "خلافت" کو جمہوریت کا لبادہ پہنانے کی کوشش کی گئی ہے:۔

"اس جائز اور صحیح نوعیت کی خلافت کا حامل کوئی ایک شخص یا خاندان یا طبقہ نہیں ہوتا بلکہ وہ جماعت (COMMUNTY) اپنی مجموعی حیثیت میں ہوتی ہے جس نے مذکورہ بالا اصولوں کو تسلیم کرکے اپنی ریاست قائم کی ہو۔ آیت ۲۴: ۵۵ کے الفاظ لیستخلفنھم فی الارض اس معاملہ میں صریح ہیں۔ اس فقرے کی رو سے اہل ایمان کی جماعت کا ہر فرد خلافت میں برابر کا حصہ دار ہے۔ کسی شخص یا طبقہ کو عام مومنین کے اختیاراتِ خلافت سلب کرکے انہیں اپنے اندر مرکوز کر لینے کا حق نہیں ہے، نہ کوئی شخص یا طبقہ اپنے حق میں خدا کی خصوصی خلافت کا دعوےٰ کر سکتا ہے، یہی چیز اسلامی خلافت کو ملوکیت، طبقاتی حکومت اور تھیاکریسی سے الگ کرکے اسے جمہوریت کے رُخ پر موڑتی ہے۔"

(ترجمان القرآن نومبر دسمبر ۱۹۶۲ء ص ۲۱۰/۶۸)

اگر غور کیا جائے تو یہ عبارت آپ ہی اپنی تردید بھی کر دیتی ہے۔ اس عبارت کی آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ خلافتی جمہوریت میں نمائندوں وغیرہ کے انتخابات تو مغربی جمہوریت کی طرح ہی ہوں گے مگر اس کی خصوصیت صرف یہ ہوگی کہ نمائندگان کو شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا پڑے گا اور صرف اس قانون پر زور دینا ہوگا جو اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول نے پہلے ہی ہمارے لئے وضع کر دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں مغربی جمہوریتوں کی طرح خلافتی جمہوریت کو قانون سازی کی اجازت نہیں ہوگی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نمائندگان کو قانون سازی کی اجازت ہی نہیں تو ایسے نمائندگان کا فائدہ کیا ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ ایسی مجلس صحیح اسلامی قانون کی نشاندہی کرے گی تو ظاہر ہے کہ ایسا کام تو صرف کوئی ماہر علوم دینیہ ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافتی جمہوریت کی اصطلاح ہی (Self Contradiction) (خود تردیدی) ہے۔ کیونکہ عوام ایسے نمائندگان کا انتخاب ہی نہیں کر سکتے جو مسلّمہ طور پر ماہر علوم دینیہ ہوں۔ خاص کر موجودہ حالات میں تو ایسا کبھی ہو نہیں ہو سکتا جبکہ مسلمان بہتر فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان مختلف فرقوں میں نہ صرف فقہی اختلافات ہیں بلکہ قرآن وسنت کی تعبیر میں بھی زمین وآسمان کے اختلافات ہیں۔ یہاں یہ کہنا کہ اکثریت والے فرقے کی رائے کو ترجیح دی جائے گی بالکل بے معنی چیز ہے۔ مغربی جمہوریت میں قانون انسان بناتے ہیں اور انسان ہی ان کو بدل سکتے ہیں لیکن الٰہی قانون اللہ تعالےٰ کا بنایا ہوا ہے انسان اس کو بدل نہیں سکتے اور نہ یہ حقیقت ہے کہ اکثریت والے فرقے کی تعبیر ہی حق ہے۔ کیونکہ حق حق ہی رہے گا خواہ اس کو ماننے والا ایک شخص بھی نہ ہو۔

انسان بے شک زمین پر اللہ تعالےٰ کا خلیفہ ہے لیکن اگر عوام خود بخود حق معلوم کر سکتے تو انبیاء علیہم السلام کی کیا ضرورت تھی۔ قرآن کریم اس لئے نازل ہوا ہے کہ وہ حق ہمارے سامنے پیش کرے۔ لیکن انسانوں نے اس میں بھی اپنی مختلف تعبیروں سے اختلافات پیدا کر دئے ہیں حالانکہ حق ایک ہی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی انسان یا انسانوں کا ایک گروہ خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ وہی حق پر ہے جب تک کہ وہ اس کا کوئی حتمی ثبوت پیش نہ کرے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا حتمی ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔ محض کسی بات کے لئے استدلال کا پلندہ جمع کر دینے سے بھی حق ثابت نہیں ہو سکتا۔ پھر سوال یہ ہے کہ حق کی حقیقی دلیل کیا ہے۔ حق کی حقیقی دلیل یہ ہے کہ کوئی اللہ تعالےٰ کا مامور اس پر مہر تصدیق ثبت کرے۔

صحابہ کرامؓ "کلام اللہ" کو کیوں حق مانتے تھے اس لئے کہ جس انسان کو انہوں نے فرستادۂ حق مان لیا تھا وہ ایسا کہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال بھی ان کے نزدیک "حق" ٹھہرائے گئے تھے۔

آپ کی وفات کے بعد وہ خلافت قائم ہوئی جس کو خلافتِ راشدہ یا خلافت علیٰ منہاج نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ خلافت جمہوری اصولوں کے مطابق قائم نہیں ہوئی تھی بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ جن لوگوں نے حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان وعلی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو خلیفہ چُنا تھا انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں ایسا کیا تھا۔ وہ تمام لوگ ثقہ اور خدا رسیدہ تھے۔ تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے معنی بادشاہی کر لئے گئے۔ تاریخِ اسلام میں یہ پہلا موقعہ ہے جب حالات سے متاثر ہو کر خلافت کو اپنے وقت کا لبادہ پہنایا گیا۔ اس طرح حکومت فی الحقیقت خلافتِ الٰہیہ سے جُدا ہو گئی چنانچہ اللہ تعالےٰ نے خلافت کا سلسلہ حکومت سے الگ ایک اور ہی طریقہ سے جاری کر دیا اور یہ طریقہ وہ ہے جس کو حدیث مجددین میں بتایا گیا ہے

ان اللہ یبعث لھذا الامۃ
علیٰ راس کل مائۃ سنۃٍ
من یجدد لھا دینھا

یعنی خلافتِ (جلالی) ختم ہو گئی مگر خلافت (جمالی) جاری رہی۔ یہ لوگ خلیفہ نہ کہلائے کیونکہ بادشاہوں نے بالجبر اس نقطہ پر قبضہ کر رکھا تھا۔ حقیقی خلفاء ملک وقوم میں انتشار نہیں پھیلانا چاہتے تھے اور نہ فتنہ وفساد چاہتے تھے انہوں نے شریعت کے اصول پر عمل کیا اور جو کام اللہ تعالےٰ نے ان کے سپرد کیا اس کو پُرامن ذرائع سے پھیلاتے رہے۔ درویشوں کا وہ عظیم الشان سلسلہ دراصل الٰہی مجددین کا تربیت یافتہ تھا جنہوں نے ایک طرف ہند اور چین اور دوسری طرف مراکش تک اسلام کے جھنڈے گاڑ دئے۔

جو غلطی پہلے لوگوں نے خلافت کو بادشاہی کا لبادہ پہنا کر کی تھی وہی غلطی آج مودودی صاحب اور دوسرے اہل علم حضرات خلافت کو جمہوریت کا لباس پہنا کر کر رہے ہیں۔ یہ غلطی محض یہ کہہ دینے سے رفع نہیں ہو جاتی کہ اسلامی جمہوریت کی مجالس قانون سازی نہیں کریں گی بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون ہی کو نافذ کریں گی۔ جب خلافت بادشاہی میں تبدیل ہوئی تھی اس وقت بھی اسلامی بادشاہی اور دوسری مطلق العنان بادشاہیوں میں برائے نام فرق بتائے گئے تھے مگر نہ اس وقت بادشاہی خلافت بن سکی اور نہ آج یہ جمہوریت بن سکتی ہے۔ خلافت خلافت ہی ہے اور کوئی عوام یا عوام کے نمائندے خلیفہ منتخب نہیں کر سکتے ایسے خلیفہ کے ہاتھ پر صرف وہی لوگ بیعت کر سکتے ہیں جو اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے استخاث دئے گئے ہوں۔ اور جب خلیفہ منتخب ہو جائے تو پھر کوئی انسان یا انسانی مجلس اس کو معزول نہیں کر سکتی۔ اسلامی خلافت کی یہ ایسی خصوصیت ہے جس کو خلافتِ راشدہ اپنے نمونہ سے واضح کرتی ہے۔ چنانچہ ایک بھی خلیفۂ راشد عوام یا عوام کے نمائندوں نے چُن کر نہیں دیا۔ جو لوگ واقعات کو کھینچ تان کر خلفائے راشدین کو جمہوری سربراہِ مملکت ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ سخت غلطی خوردہ ہیں اور وہ وہی غلطی کر رہے ہیں جو جیسا کہ ہم نے کہا ہے بادشاہی کو بالجبر خلافت کا نام دینے میں کی گئی تھی۔ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے جو اقوال عزل کے متعلق پیش کئے جاتے ہیں ان کو غلط سمجھا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عزل کا مطالبہ کیا تو آپ نے اپنی جان قربان کر دی مگر خلافت کی قمیص نہ اتاری جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو پہنائی تھی۔

(مزید)

خُدا کا دین ہے صُلح وصفا وامن وسلام

کرو پسند اسے تم کہ ناپسند کرو	ہمیں ہے حکم کہ آوازِ حق بلند کرو
جو چاہتے ہو صداقت کو ہو جہاں میں فروغ	تو دردِ عشق سے دل اپنا دردمند کرو
اگر ہو شوق تو کیا پھول اور کیا کانٹا	رہِ وفا میں نہ چون وچرا وچند کرو
خُدا کا دین ہے صُلح وصفا وامن وسلام	خدا کے بندو خدا سے لڑائی بند کرو
ہے حق کی بات بڑی تلخ اس لئے ہے ضرور	زبانِ شیریں سے اس پہ غلافِ قند کرو
کتابِ حق تو ہے مجموعۂ صُحف تو یہ	تلاوت اس میں اوستا وبید وژند کرو

خلافتِ ثانیہ کا عہد مبارک — قدم قدم پر نصرتِ الٰہی کی جلوہ گری

تاریخِ احمدیت جلد پنجم کا پیش لفظ

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

تاریخ احمدیت جلد پنجم مصنفہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب خلافت ثانیہ کے مبارک عہد کی مفصل تاریخ ہے جو اس عہد کے عظیم الشان کارناموں اور بعض نہایت نادر و نایاب قیمتی دستاویزات پر مشتمل ہے اسے حال ہی میں ادارۃ المصنفین ربوہ نے شائع کیا ہے۔ اس کا پیش لفظ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے رقم فرمایا ہے۔ جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ پونے سات سو صفحات کی یہ مجلد کتاب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساڑھے آٹھ روپے میں مل سکے گی۔ (ادارہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برادرم مکرم دوست محمد صاحب شاہد نے تاریخ احمدیت جلد پنجم جو خلافت ثانیہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس سال لکھ کر ایک اور کار عظیم و مبارک کا ثواب حاصل کیا ہے خدا تعالیٰ اجر نیک بخشے اور اس کتاب کو بہت مقبول اور موثر بنائے۔ اور ان کے قلم میں مزید برکت بخشے اور خاص نصرت فرمائے آمین

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا دن ایک خاص دن تھا۔ دل دھڑک رہے تھے لبوں پر دعائیں تھیں کہ خدا تعالیٰ جماعت کو فتنہ سے بچالے۔ اور خلافت کا قیام ہو جائے۔ وہ خلافت جو مبارک ہو اور کوئی بیج ایسا شامل نہ ہو کہ بنیاد عقائد احمدیت کو کمزور کرنے والا ہو۔ گو اول دعا قیام خلافت کی تھی۔ اور کسی بھی خاص فرد کا خیال ہمارے دلوں میں نہ تھا۔ مگر یہ ضرور تھا کہ پچھلے چھ سالہ حالات سے جو بعض عناصر کے متعلق علم ہوا تھا اس سے بہت خوف تھا۔ کیونکہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کی تو یہی تڑپ ظاہر تھی کہ خلافت قائم رہ جائے۔ یہ لوگ جس کو بھی منظور کریں ہم بیعت کریں گے مگر اس وقت جماعت اس خطرناک اقدام سے بچ جائے۔ شام ہو چکی تھی باہر سے کوئی خبر نہ آ سکی تھی۔ حضرت اماں جان (حضرت ام المومنین رض) اور میں کوٹھی دار السلام کے برآمدے میں خاموش منتظر بیٹھے تھے کہ باہر سے آواز آئی مبارک ہو خلیفہ کا انتخاب ہو گیا۔ حضرت میاں صاحب کی بیعت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر کیا۔ وہ وقت مسرت اور خوشی کا بھی تھا۔ مگر ساتھ غم بھی تھا۔ ایک تو وہ جو پہلے ہی تھا یعنی حضرت خلیفہ اول رض کی جدائی کا۔ دوسرا غم چند پرانے لوگوں کے محض تعصب اور ضد اور بغض و کینہ کی وجہ سے سلسلہ سے الگ ہو جانے کا تھا (ان میں سے دو چار تو اصل جڑ تھے فتنہ کی۔ اور کچھ محض دوستی کی وجہ سے گھسٹتے چلے گئے تھے) کہ آخر یہ ان کو ہو کیا گیا؟ آنکھوں والے جان بوجھ کر اندھے کیوں بن گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کا منشاء اسی صورت میں پورا ہونا تھا اور "محمود" کی خلافت مقدر تھی ایسی پٹی بندھی ایسی زبان اڑ گئی۔ اپنی ایک ایسی بات پر کہ خلافت کی جانب نہ آنا تھا نہ آئے اور جماعت نے گوہر درخشاں چن لیا۔ الحمد للہ

خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ان لوگوں کے جانے کا رنج بہت تھا۔ ان کی گمراہی کا صدمہ تھا اور جو واپس آیا اس کی بے حد خوشی آپ کو ہوتی۔ میر حامد شاہ مرحوم جو دور بیٹھے غلط فہمی میں پہلے پہل مبتلا کر دیئے گئے تھے جس دن ان کا خط بیعت خلافت کے لئے آیا آپ نے سیدھے باہر سے آن کر پہلے حضرت اماں جان رض کو مبارک باد دے کر یہ بشارت سنائی۔ اور خود فوراً بیت الدعا میں جا کر سجدۂ شکر ادا کیا اور نفل بھی پڑھے میں خود وہاں موجود تھی۔ دیر تک نماز و دعا کے بعد آپ باہر نکلے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو کبھی بھی خلافت کی آرزو نہ تھی۔ یہ خلعت محض نصرت الٰہی سے اور اس کی رضا سے ان کو پہنایا گیا۔ میں نے حضرت خلیفہ اول رض کے زمانہ سے ہی جب فتنوں کے دھوئیں اٹھنے شروع ہو گئے تھے آپ کی باتیں سنیں۔ آپ کی تڑپ دیکھی تو یہی کہ جماعت فتنہ سے اور عقائد تنزل سے بچ جائیں۔ وہ سال خصوصاً حضرت خلیفہ اول رض کی علالت کا بہت سخت تھا۔ آپ بے حد متفکر رہتے اور دعاؤں میں مصروف رہتے۔ اور گفتگو کا موضوع اکثر یہی ہوتا۔ ہر وقت ایک کرب کی حالت رہتی تھی۔ میرے میاں مرحوم کے ساتھ میں نے متواتر گھنٹوں آپ کو بڑے زور کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا ہے اور اسی طرح گھر میں بھی اکثر۔ یہ سخت ظالمانہ الزام تھا کہ یہ اپنی خلافت چاہتے ہیں۔ میرا تو دل کانپ جاتا ہے۔ آپ کے اندرونی خیالات جانتے ہوئے ایسے سخت افترا۔ انکو خواہ مخواہ کی عداوت ہو گئی تھی ایک بے گناہ سے۔ اگر خدا تعالیٰ نے ان کو علم بخشا تھا۔ فراست عطا فرمائی تھی۔ خدمات دین کی سچی تڑپ دل میں بھر دی تھی تو یہ اس مولا کریم کا احسان اور اس کا فعل تھا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے تھے کہ

بالائے سرش ز ہوشمندی
مے تافت ستارۂ بلندی

صاف قلوب والے محبان صادق خوش ہوتے تھے مگر حاسد ناحق بلکہ الزام تراشیوں اور سازشوں پر اتر آئے تھے۔

آپ خلیفہ ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بشارت پسر موعود کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملی تھی اس کا لفظ بلفظ پورا ہوتے ایک عالم نے دیکھ لیا۔ آپ کے ہاتھوں سے عظیم الشان کام سرانجام پائے جو عہد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد مبارک کے سامنے کیا تھا۔ وہ ایسا نبھایا کہ نبھانے کا حق ہے۔ قدم قدم پر نصرت الٰہی اپنی پوری شان سے شامل حال ہو کر جلوہ گر نظر آئی۔ آپ کی تفسیر، درس قرآن، تحریریں اور تقریریں آپ کے خطبات ہی ایک بیش بہا اور بہت بڑا ذخیرہ ہیں۔ اس پر آپ کی قوت عمل قوت فیصلہ، عزم راسخ۔ جماعت کی ہر موقعہ پر راہنمائی۔ دنیا کے ہر گوشہ میں احمدیت کے اسلامی مشن کے قیام، غرض ہر بات کو دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وجود میں خدا تعالیٰ نے ایک خاص روح پھونک دی تھی۔ اور اس کا خاص فضل اور رحم اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا ہے۔ آپ کے کارناموں سے دشمن بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ ایک کمزور صحت کا "لڑکا" جس کو خدائے قادر و مقتدر نے میدان میں اتارا بڑے بڑوں سے بازی لے گیا۔ جو کام عالم اسلام علم، دولت اور زبانی دعوے کے باوجود حل کر نہ کر سکا تھا وہ اس نے کر دکھایا حاسد اور معاند بھی محض لغو باتیں بنانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکے۔ اور ہر قوم کے افراد کم سمجھ، نادان بھی اور عقل و شعور رکھتے ہوئے بھی ایمان نہ لانے والے تک سبھی ایک بار انگشت بدنداں ضرور رہ گئے۔

ایسے ایسے کارہائے نمایاں آپ کے ہاتھوں سے بفضل خدا ظہور میں آئے۔ کہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور بے اختیار کہہ اٹھے کہ واقعی ؎

گویا کہ خدا خود اتر آیا ہے زمیں پر

(مبارکہ)

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ اپنی خاص رحمت کا سایہ بنا کر تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور آپ کو شفا اپنی قدرت سے بخش دے۔ آمین

مبارکہ

اظہارِ خوشی کا احسن طریق

— صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید —

مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۴ء کو دار الصدر غربی ربوہ میں محترم چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں کی دو صاحبزادیوں کا نکاح محترم میرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھایا تھا۔ اس مبارک تقریب پر اظہار مسرت کے طور پر مکرم چوہدری محمد جمیل صاحب ساکن پیر کوٹ ثانی نے مبلغ ۵۰ روپے برائے تعمیر ہال خدام الاحمدیہ۔ اور مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ساکن مدرسہ چٹھہ نے مبلغ ۵۰ روپے برائے تعمیر دفتر وقف جدید اور ۵۰ روپے تعمیر ہال خدام الاحمدیہ عطا فرمائے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

عموماً دوسرے معاشرے میں ایسے موقعوں پر جو روپیہ دکھاوے پر ضائع کر دیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل اب وہ روپیہ خدمت دین کی راہوں میں صرف ہونے لگا ہے۔ فتبارک اللہ

(منقول)

"توفّی" کے معنوں متعلق "المنبر" کی تضاد بیانی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے پیشکردہ انعامی چیلنج کو ہرگز کوئی نہیں جھٹلا سکتا

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

تضاد بیانی

"المنبر" نے مدینہ منورہ کے جن غیر معروف مدرسین کا جواب حیاتِ مسیح کے متعلق شائع کیا ہے اس کے متعلق ادارۂ "المنبر" تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"توقع ہے کہ اس عظیم و اہم فتوےٰ سے قادیانیوں کے پروپیگنڈے کا بھی سدِّ باب ہوگا، اور عامۃ المسلمین اس سے کما حقہٗ استفادہ کریں گے"۔

اس نام نہاد اور غلط جواب کی جسے فتویٰ کا نام دینا بھی جہالت ہے ساری بنیاد صرف "توفّی" کے غلط معنوں پر رکھی گئی ہے۔ المنبر جواب دیتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ

"قرآن مجید کی آیت (اذ قال اللّٰہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ) میں توفّی کے کیا معنی ہیں اس بارہ میں کئی اقوال ہیں:۔

"پہلا قول یہ ہے کہ اس سے مراد موت ہے کیونکہ دوسرے دلائل سے صرف نظر کرتے ہوئے یہی معنیٰ ظاہر معلوم ہوتے ہیں اسلئے بھی کہ قرآن مجید میں یہ لفظ تکرار کے ساتھ اسی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ان دونوں آیات میں یہی معنیٰ مراد ہے"۔

(۱) قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم (الآیۃ)

(۲) ولو تریٰ اذ یتوفّی الذین کفروا الملٰئکۃ (الآیۃ)

ان کے علاوہ دوسری کئی آیات میں بھی توفّی کے معنیٰ موت مراد ہے"۔

بعد ازاں توفّی کے معنے قبض اور نیند کے اقوال کا ذکر کرتا ہوا بڑے طمطراق سے بغیر کسی دلیل کے لکھتا ہے کہ

"توفّی" کا معنیٰ موت لینا نہایت ضعیف اور مرجوح قول ہے"۔

اس اعتراف اور انکار پر ہم صرف یہ کہتے ہیں ؎

جنابِ شیخ کا نقشِ قدم یوں بھی اور یوں بھی

توفّی کے معنیٰ اور علماءِ مصر

بانی احمدیت علیہ السلام نے کافی تحقیق و تدقیق کے بعد قرآن کریم۔ حدیث اور ازروئے لغت عربی مدلل رنگ میں یہ اصول تحریر فرمایا ہے کہ جب توفّی باب تفعّل سے ہو اور اس باب میں خدا تعالیٰ فاعل ہو اور ذی روح مفعول ہو تو توفّی کے معنے موت ہی مُراد ہوتے ہیں۔ ایسے مقام پر پورا لینے یا نیند کے معنی نہیں ہو سکتے۔ اس کے سوا اس کے معنے اگر ہوں تو اس کو بانی احمدیت نے ایک ہزار روپیہ بطور انعام دینے کا اعلان کیا۔ چنانچہ بعض وہ علماء جو عربی قواعد سے ناواقف تھے انہوں نے انعام کے چیلنج کو جب پڑھا تو مولویوں نے کہا کہ قرآنِ کریم میں آیا ہے ثم توفّی کل نفس ما کسبت لیکن یہ مثال مقرر کردہ شرائط و قواعد کے مطابق نہ تھی اور ان کی غلطی ان پر عیاں ہو گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ اس جگہ توفّی باب تفعیل سے ہے اس کا اسم فاعل مُوَفِّی ہے جس کے معنے ہیں پورا پورا دینے والا۔

مؤسس احمدیت نے جو معنیٰ 'توفی' کے کئے ہیں علماء عرب و مصر نے بھی انہی معانی سے اتفاق کیا ہے۔ چنانچہ علامہ محمد عبدہ مفتی مصر جن کو حجۃ الاسلام اور شیخ الاسلام کے القاب سے نوازا گیا آپ انّی متوفیک ورافعک الیّ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:۔

التوفی ھنا بالاماتۃ کما ھو الظاھر المتبادر

(المنار)

یعنی یہاں توفی کے معنے موت کے ہیں اور یہی بات سباق و سیاق سے ظاہر ہے اور انسانی ذہن بھی ان معانی کو ہی جلد قبول کرتا ہے۔

(۲) الاستاذ رشید رضا مفتی مصر وایڈیٹر المنار نے ایک مضمون حضرت بانی احمدیت کے انکشاف کی روشنی میں رسالہ المنار ص۹۰۰ تا ص۹۰۱ جلد ۱۵ میں عنوانِ ذیل کے ماتحت شائع کیا۔

"القول بھجرۃ المسیح الی الھند وموتہ فی بلدۃ سرینگر فی کشمیر"

یعنی سرزمین ہند کی طرف حضرت مسیح کی ہجرت اور آپ کی سرینگر کشمیر میں وفات کی تحقیق اس مضمون کا خلاصہ یوں تحریر کرتے ہیں:۔

فـفراره الی الھند وموتہ فی ذالک البلد لیس ببعید عقلا و لا نقلا"

یعنی مسیح کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر کے چلے جانا اور اس شہر (سرینگر) میں اس کا وفات پانا ازروئے عقل و نقل بعید نہیں ہے۔

(۳) الاستاذ مراغی شیخ الازہر جنہوں نے قرآنِ کریم کی تفسیر تیس اجزاء میں تحریر کی ہے آپ لفظ التوفی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

التوفی ھو الاماتۃ العادیۃ۔

توفی کے معنے حسب معمول موت کے ہیں

المراغی الجزء الثالث ص۱۶۵۔

(۴) الشیخ محمود شلتوت رئیس الازہر توفی کے معنوں میں رقمطراز ہیں:۔

"ھو الاماتۃ العادیۃ التی یعرفھا الناس ویدرکھا من اللفظ والسیاق الناطقون بالضاد"

(الفتاوی ص۵۲)

توفی کے معنے حسبِ معمول موت کے ہیں جو عوام کے نزدیک معروف ہے لفظاً اور سیاق سے عرب لوگ اس کے معنے موت کے ہی سمجھتے ہیں۔ یہ صرف چار علماء کبار کے معانی ہم نے اختصار کے لئے درج کئے ہیں۔

توفی لغت و حدیث میں

توفی کے معنے لغت کی مشہور کتاب اساس البلاغۃ میں لکھے ہیں:۔

توفاہ اللّٰہ ادرکتہ الوفاۃ

پالیا اس کو موت نے۔

لسان العرب میں لکھا ہے:۔

توفاہ اللّٰہ اذا قبض نفسہ۔

حدیث میں آیا ہے:۔

"عن عائشۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بکیٰ وبکیٰ اصحابہ حین توفّی سعد بن معاذ"

یعنی سعد بن معاذؓ کی وفات پر آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ رو پڑے۔

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں قرآنِ کریم احادیث۔ اقوال ائمہ و علماء کی دی جا سکتی ہیں مگر جن اصحاب کی نیت ہی یہ ہو کہ غلط بیانی اور تضاد بیانی سے جماعت کے خلاف اشتعال پھیلایا جائے ان کا علاج ہمارے پاس کوئی نہیں ہے۔ ورنہ توفی کے معنوں کے متعلق یہ اظہار کرنا کہ اس سے معنے موت کے لینے نہایت ضعیف اور مرجوح قول ہے۔ قرآنِ کریم۔ حدیث شریف عربی لغت اور علماء پر ظلم عظیم ہے۔

الغرض المنبر نے مدینہ منورہ کے مدرسین نے جو معنی توفی کے کئے ہیں ان کو اعتراف و انکار کی صورت میں شائع کر کے صرف تعصب کا ثبوت دیا ہے ورنہ علمی رنگ میں بانیٔ احمدیت نے جن شرائط کے ساتھ توفی کے معنے کئے ہیں اس کے ساتھ مصر کے علماء کبار نے بھی اتفاق کیا ہے۔ بانیٔ احمدیت نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

"وفاتِ مسیح کے ساتھ عیسائی مذہب کی موت ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل)

دی ایشیوافریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ

ایشیو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ کے حصہ داران کا معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۶۲ء بوقت گیارہ بجے صبح ربوہ میں مکرم چیئرمین صاحب کمپنی ہذا کے دفتر میں ہوگا۔ ایجنڈا حسبِ ذیل ہوگا۔

۱۔ کمپنی کے حسابات و بیلنس شیٹ و نقشہ نفع و نقصان بابت سالِ مختتمہ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۶۲ء

۲۔ آڈیٹرز کا تقرر اور ان کے معاوضہ کی تعیین۔

۳۔ ڈائریکٹرز کا انتخاب

(چیئرمین۔ ایشیو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ)

جھنگ سپیشل کے متعلق وضاحت

جھنگ سے جو سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۶۲ کو آرہی ہے اسکے متعلق احباب نوٹ فرمالیں کہ وہ جھنگ صدر سے چلے گی اور جو طریق پہلے تھا وہی ہوگا۔ (ناظم استقبال جلسہ سالانہ)

تاریخ احمدیت (جلد پنجم)

پونے سات سو صفحات پر مشتمل عظیم الشان تصنیف جس کا مطالعہ اپنوں کی معلومات میں غیر معمولی اضافہ اور غیروں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہوگا۔ ھدیہ صرف ساڑھے آٹھ روپے۔ (ادارۃ المصنفین ربوہ)

وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

(قسط نمبر ۲ مطابق رپورٹ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کراچی)

۱	مکرم ناصر احمد صاحب ظفر ناظم آباد۔	۱۸۰ — ۰۰ روپے
۲	مکرمہ حامدہ مبارکہ صاحبہ و مکرمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ۔ ناظم آباد	۵۱ — ۲۵ 〃
۳	مکرم نعیم احمد صاحب وسیم 〃	۶۵ — ۰۰ 〃
۴	〃 سید ارتضیٰ علی صاحب مارٹن روڈ	۱۲۰ — ۰۰ 〃
۵	〃 ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر۔ حلقہ سوسائٹی۔	۲۵ — ۰۰ 〃
۶	〃 چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ 〃	۱۶۰ — ۰۰ 〃
۷	〃 شیخ رفیق الرحمٰن صاحب 〃	۲۳۰ — ۰۰ 〃
۸	〃 علی محمد صاحب انور لیاقت آباد	۴۱ — ۰۰ 〃
۹	〃 محمد عظیم صاحب 〃	۸۰ — ۰۰ 〃
۱۰	〃 حافظ محمد نفیس صاحب مالیر	۳۵ — ۰۰ 〃
۱۱	〃 شیخ عبدالرشید صاحب معہ اہلیہ صاحبہ حلقہ جنوبی	۴۵ — ۰۰ 〃
۱۲	〃 قریشی عبدالقیوم صاحب حلقہ شرقی	۱۰۵ — ۰۰ 〃
۱۳	〃 ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب 〃	۲۰ — ۰۰ 〃
۱۴	〃 میاں اقبال احمد صاحب عزیز آباد	۳۵ — ۰۰ 〃

ان سب کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ:۔ چونکہ الفضل میں اب تحریک جدید کے چندوں کی اشاعت کا کم از کم معیار ۲۰/- روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے جن مخلصین نے بیس روپیہ سے کم ادائیگی فرمائی ہے ان کے نام اشاعت میں نہیں آسکے۔ رمضان کے بعد انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ ان کے اسماء گرامی ضمیمہ کے ذریعہ شائع کرا دئے جائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

نقد و تبصرہ

تنویر القلوب

مصنفہ محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ

یہ قیمتی کتاب محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ کی اہم تربیتی تقاریر و مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ کی افادیت اور ضرورت کا اندازہ ذیل کے عنوانات سے لگایا جاسکتا ہے۔ جن پر یہ مضامین مشتمل ہیں (۱) محبت الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم۔ (۲) تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع۔ (۳) جماعت احمدیہ اور تربیت۔ (۴) نوجوانوں کی تربیت۔ (۵) عہد حاضرہ اور احمدی نوجوان۔ (۶) ذکر الٰہی اور اس کے اقسام (۷) توحید الٰہی۔ (۸) شکر۔ (۹) بہترین مبلغ کی خصوصیات۔

جیسا کہ ان عنوانات سے ظاہر ہے جماعت کی تربیت اور آئندہ نسلوں کی اصلاح اور تزکیۂ نفس کے لئے یہ مضامین از حد ضروری اور اہم ہیں۔ جماعت احمدیہ کی موجودہ ضروریات اور حالات کے تقاضے کے پیش نظر ضروری ہے کہ ان مضامین کو بار بار پڑھا اور سنایا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ احباب جماعت اس قیمتی کتاب کو کثرت کے ساتھ خریدیں۔ پڑھیں اور تقسیم کریں۔

کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ کثرت اشاعت کے پیش نظر قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی صرف دو روپے فی جلد۔

احباب مصنف سے براہ راست طلب فرمائیں۔

ایک سو یا اس سے زائد تعداد میں خریدنے کی صورت میں قیمت ڈیڑھ روپیہ فی جلد ہوگی۔

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ کی صحت خراب رہتی ہے۔ بعض دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں۔ (محمد اسمٰعیل ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج، صدر۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

ناصر دواخانہ کا منجن اکسیر پائیوریا ایک عرصہ سے میرے استعمال میں ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے میں نے اسے بہت مفید پایا ہے۔

جزاء اللہ ھو الشافی

قیمت فی شیشی۔ ایک روپیہ پچیس پیسے۔ اور دو روپے پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

دکان قابل فروخت

ایک نہایت باموقع اور چالو دکان گول بازار میں قابل فروخت ہے۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں

مسعود احمد

کلرک صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

بابو قاسم الدین صاحب۔ امیر جماعتہائے ضلع سیالکوٹ فرماتے ہیں

اکسیر اٹھرا کی گولیوں کا معجزانہ اثر

شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار شہر سیالکوٹ کی تیار کردہ اکسیر اٹھرا کی گولیاں میں نے اپنے ایک عزیز کے گھر استعمال کرائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انکا معجزانہ اثر ہوا۔ اس کی ڈیلیوری کا وقت اچھا گزر گیا ہے اور صحتمند لڑکا پیدا ہوا ہے۔ الحمد للہ!

ان کے پہلے بچے پیدائش کے وقت ہی فوت ہو جایا کرتے تھے

شفاخانہ رفیق حیات سیالکوٹ کے علاوہ اکسیر اٹھرا ربوہ میں۔ دالخیر جنرل سٹور۔ غلہ منڈی اور افضل برادرز گول بازار ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر الفضل)

تحقیق عارفانہ

پروفیسر غلام جیلانی صاحب برق کی کتاب "حرف محرمانہ" جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور الہامات۔ پیشگوئیوں۔ تعلیم۔ حضور کی عربی دانی اور اردو زبان پر اعتراضات سے پُر چار سو چالیس صفحات کی ایک تصنیف ہے۔ جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اس کتاب کا ایک نہایت مبسوط جواب رقم فرمایا ہے جس میں تمام اعتراضات کا تجزیہ کر کے انکا علمی اور تحقیقی جواب دیا گیا ہے۔ تبلیغی مقاصد اور جماعت کے نوجوان طبقہ کے علم میں اضافہ کے لئے یہ کتاب انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوگی۔ سلسلہ کے لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اس کی اشاعت میں بہت سے نئے پہلے شامل ہیں۔ یہ کتاب بہت محدود تعداد میں شائع ہو رہی ہے اور آٹھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر دستیاب ہوگی کتاب محفوظ کرانے کے لئے پہلے سے کمپنی کو لکھئے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

تریاق نسواں (اٹھرا کی گولیاں)، اولاد بھی نرینہ ہوتی ہے۔ قیمت کورس ۱۵ پندرہ روپے۔ (احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ)

یاد دہانی

تفہیمات ربانی۔ محدود تعداد میں طبع ہوئی ہے۔ دوست اس بات کو ہرگز نہ بھولیں۔ کہ وہ کتاب جلد حاصل کر لیں۔ ورنہ ممکن ہے کہ انہیں آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔ حجم ۸۲۴ صفحات۔ قیمت مجلد سفید اعلیٰ کاغذ۔ گیارہ روپے۔ مجلد اخباری کاغذ آٹھ روپے۔

نوٹ:۔ غیر مجلد لینے والے دوست ایک روپیہ کم ادا کریں گے۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

ملفوظات حصہ پنجم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبہ جو جماعت کی تربیتی اور روحانی ترقی کیلئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں یہ خزانہ علم و عرفان جلسہ سالانہ پر طلب فرمائیں۔

فصل الخطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو رد عیسائیت کے مبسوط دلائل پر مشتمل ہے اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

ہدیہ فی نسخہ سات روپے (۷.۰۰)

فضائل القرآن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پُر معارف اور پر حکمت مضامین پر مشتمل ہے۔

ہدیہ علاوہ محصول ڈاک ۔/۸ روپے صرف

ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ہماری تیار کردہ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں سابقہ اور نئے ڈیزائنوں میں ہماری دوکان کے علاوہ صرف افضل ہاؤس ربلک کا۔ نویدجنرل سٹور۔ ربوہ جنرل سٹور۔ اور لجنہ ہال سے مل سکتی ہے

احمدیہ دوکان زیورات۔ روشن دین ضیاء الدین۔ حمید الدین
گولبازار۔ ربوہ

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مطب

حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء

زنانہ و مردانہ امراض

صحیح تشخیص، قابل اعتماد ادویات

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

جلسہ سالانہ ربوہ کے مبارک موقع پر

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی

اپنے

سپیشل ٹائم ۔ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ لاہور ۔ لائل پور ۔ سرگودہا سے ربوہ کے لئے چلا رہی ہے

احباب اپنی قومی کمپنی کی بسوں میں سفر کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں

فل بکنگ کیلئے ہمارے نزدیک ترین دفتر سے رابطہ قائم فرمائیں

(جنرل منیجر)

"حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ میں محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے" (ارشاد گرامی حضرت مسیح موعودؑ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۶۴ء

میں شمولیت و واپسی کے لئے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ۲۶ دی مال لاہور

جسے جماعتی تقریبات کے ہر موقع تعاون کا شرف حاصل رہا ہے

کو

خدمت کا موقع دیں۔ یہ آپ کی اپنی کمپنی ہے

اضلاع

سیالکوٹ ٭ گوجرانوالہ ٭ گجرات ٭ منٹگمری ٭ بہاولنگر ٭ لاہور ٭ لائلپور

و دیگر مقامات سے پوری بسوں کی بکنگ جاری ہے (منیجر)

Digitized by Khillafat Library Rabwah

دو نئی کتابیں!

٭ اصحاب احمد جلد پنجم حصہ سوم

یعنی

سیرت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ

٭ مکتوبات اصحاب احمد حصہ دوم

یعنی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کے غیر مطبوعہ قیمتی مکتوبات

مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

قیمت اصحاب احمد چار روپیہ ——— مکتوبات اصحاب احمد دو روپیہ

ملنے کا پتہ

احمدیہ بک ڈپو۔ ربوہ

ضرورت مزارعان

خانیوال ضلع ملتان کے علاقہ میں کوٹ میلارام سٹیشن کے نزدیک تین مربعہ اراضی نہری کے لئے فوری طور پر کاشتکاروں کی ضرورت ہے جو کہ زمین کو ٹھیکہ یا بٹائی پر لینے کے خواہش مند ہوں۔ نیز اس کام کی نگرانی کے لئے ایک ایسے فرد کی ضرورت ہے جو کہ اس کا تجربہ رکھتا ہو اور معمولی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ خواہش مند ڈاکٹر محمد یعقوب خان کو ۱۹ ارسی کورٹس روڈ لاہور کے پتہ پر لکھیں یا ۲۶ تا ۲۷ دسمبر کو ربوہ میں میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے مکان واقع محلہ دارالصدر میں بعد دوپہر اجلاس جلسہ کے فوری بعد ملیں۔

حب اٹھرا

حب کی تعریف کی ضرورت نہیں پونے چودہ روپے

شیزو لے

عورتوں کی بے شمار تکالیف کی واحد دوا چار روپے

شہزیت

مرض اٹھرا کی معتدل رسیلاں فی ڈبیہ تین روپے

نرینہ اولاد

سو فیصدی مجرب دوا نو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی ماسٹر غلام رسول صاحب مرحوم کے لڑکے منصور احمد طاہر کا نکاح عزیزہ صبیحہ بیگم بنت حافظ مبین الحق صاحب شمس ہیڈ اکمپٹ پاک پی ڈبلیو ڈی راولپنڈی کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۲۸ ر نومبر ۶۴ء کو مسجد نور میں بعد نماز مغرب پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرما کر ثمرات حسنہ سے نوازے

(خاکسار ناصر احمد، پاک پی ڈبلیو ڈی۔ راولپنڈی)

دوستو اک نظر خدا کے لئے

سید الخلق مصطفیٰ کے لئے

ختم نبوت کی حقیقت

رسول پاک کا عدیم المثال مقام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ

کی

معرکۃ الآراء تصنیف

"ختم نبوت کا مسئلہ آخری خندق ہے جو ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان حائل ہے اور جب ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ اس خندق کو کامیابی سے سر کر لیا تو انشاء اللہ اگلا میدان صاف ہے"

اس خندق کو سر کرنے کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" رسول پاک کا عدیم المثال مقام صفحات ۱۹۲ ٹائٹل خوبصورت رنگین اور دیدہ زیب کاغذ سفید اور اعلیٰ چھپائی عمدہ اور نفیس شائع کی جا رہی ہے جلسہ سالانہ پر بک سٹال سے خرید فرمائیں نیز ناشر سے بھی مل سکتی ہے قیمت صرف دو روپے۔

ناشران بشیر الدین احمد میاں صاحب عطاء الرحمٰن مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ۔ لاہور۔

جلسۂ سالانہ کے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے

اہلِ ربوہ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور ان کی ہر ممکن خدمت بجا لانے کے لئے پوری طرح مستعد ہو چکے ہیں

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفاتر کا محلِ وقوع۔ مہمانانِ کرام کے لئے ضروری اطلاع

ربوہ ۲۱ دسمبر۔ ہمارے للٰہی جلسہ سالانہ کے شروع ہونے میں اب گنتی کے چند دن ہی باقی رہ گئے ہیں۔ ربوہ میں مہمانانِ کرام کی آمد کا مبارک سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ربوہ کی رونق میں خدا کے فضل و کرم سے دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ادھر جلسۂ سالانہ کے انتظامی شعبوں کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ اہلِ ربوہ جن میں سے ہر ایک کی اہم وار ڈیوٹیاں مقرر ہو چکی ہیں اب بصد شوق منتظر ہیں کہ شمعِ احمدیت کے پروانے اپنے مرکز میں دیوانہ وار آئیں۔ ہزاروں ہزار آئیں۔ پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں آئیں اور انہیں شمعِ احمدیت کے ان خوش نصیب پروانوں کو خوش آمدید کہنے اور ان کی ہر ممکن خدمت بجا لانے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہو۔

انتظامات کی تکمیل

کل محترم جناب سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے نمائندہ الفضل کے ساتھ ایک ملاقات میں انتظامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جملہ اجناس فراہم ہو چکی ہیں صرف ایندھن کی خاطر خواہ فراہمی میں ابھی کچھ روک باقی ہے امید ہے یہ روک جلد دور ہو جائے گی اس کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ دوڑ دھوپ ہو رہی ہے آپ نے مزید بتایا کہ امسال جامعہ نصرت۔ نصرت گرلز ہائی سکول اور دار الضیافت کی عمارتوں میں جدید تعمیرات کی وجہ سے ہی جماعتی فرودگاہوں میں وسعت پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ انجمن احمدیہ وقف جدید نے اپنے دفتر کی نو تعمیر شدہ وسیع و عریض عمارت کا نصف سے زائد حصہ جو پانچ چھوٹے بڑے کمروں پر مشتمل ہے مہمانوں کے قیام کے لئے پیش کیا ہے۔ اس بنا پر بھی خیال ہے کہ امسال نسبتاً سہولت رہے گی۔ گو خدائی وعدوں کی روشنی میں توقع یہی ہے کہ احباب گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں آئیں گے اور جماعتی فرودگاہوں میں یہ مزید توسیع بھی ناکافی ثابت ہوگی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ہم ہر سال وسّع مکانک کے خدائی حکم کے ماتحت نئی عمارتیں تعمیر کرتے چلے جائیں اور ہر سال ہی آنے والے مہمانوں کی بڑھتی ہوئی کثرت کے باعث عمارتوں میں اضافہ پر اضافہ ناکافی ثابت ہوتا چلا جائے۔

افسر جلسہ سالانہ کے دفاتر

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پہلے امسال محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ان کے جملہ انتظامی شعبہ جات کے دفاتر۔ دفاتر تحریک جدید میں قائم کرنے کی تجویز تھی لیکن اب بعض انتظامی سہولتوں کے پیشِ نظر جلسہ سالانہ کے دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر سے ملحق میدان میں (جو دفتر وقف جدید کے عقب میں واقع ہے) قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام اس تبدیلی کو نوٹ فرما لیں۔ اپنی ضروریات کے سلسلہ میں اگر انہیں محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ یا کسی شعبہ کے منتظم صاحب سے ملنا ہو تو اس نئی جگہ پر قائم ہونے والے دفاتر میں تشریف لائیں نہ کہ دفاتر تحریک جدید میں۔

ضروری اعلان

بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۴ء محلہ باب الابواب سے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کی طرف جاتے ہوئے ۹ بجے تا ۱۲ بجے کے درمیان -/۱۰۰ روپے کا ایک نوٹ کہیں راستہ میں گر گیا ہے جس بھائی کو ملا ہو پہنچا کر انعام حاصل کریں خاکسار کا راستہ محلہ سے لائن سے سائنہ ریلوے پھاٹک تک اور پھر پھاٹک سے بذریعہ سڑک گولبازار اور گولبازار سے بیت المال تک ہے۔

(احسان الرحمٰن چوہدری نظارت بیت المال)

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ایک اہم اور معلوماتی اجلاس

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار۔ بوقت ۷½ بجے شب الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں ایک اہم معلوماتی اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی طلباء جامعہ احمدیہ کے علاوہ مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ نائیجیریا مغربی افریقہ "افریقہ میں تبلیغ احمدیت" اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد "تحریک احمدیت اور اس کے نقاد" کے عناوین پر اپنے بیش قیمت خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجلاس میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(نائب الامین للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان برائے والنٹیرز بر موقعہ جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے میسر آسکیں اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے افراد سے ۲۵ فیصد افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تا کہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں"۔ (خطبہ جمعہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

تمام زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ اور دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں والنٹیرز کے نام بھجوا دیں احباب بجائے انفرادی نام بھجوانے کے زعماء انصار اللہ و قائدین خدام کی معرفت ہی اپنے نام بھجوائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(افسر جلسہ سالانہ)

گمشدہ گھڑی

ایک اینگل نئی گھڑی جو فیور لیوبا ہے سینٹرل سیکنڈ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۴ء کو میرے مکان بالمقابل جلسہ گاہ اور غلہ منڈی کے درمیان کہیں گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں مبلغ -/۲۰ روپیہ بطور ہدیہ شکریہ کے ساتھ پیش کئے جائیں گے۔ (خاکسار محمد اکرام ۲/۱۴ دار البرکات۔ ربوہ)

امراء ضلع کا نہایت اہم اجلاس

بمقام ربوہ ۲۶ دسمبر ۸ بجے شام

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

بعض نہایت اہم اور ضروری امور کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے ضلع وار امراء کا ایک اجلاس ۲۶ دسمبر ۶۴ء کو ۸ بجے شام دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ میں ہونا قرار پایا ہے صوبائی ڈویژنل اور ضلع وار امراء شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مرزا ناصر احمد)

ضروری اعلان برائے رضاکاران بر موقعہ جلسہ سالانہ

باہر سے آنے والے جن انصار و خدام نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے اپنے نام دفتر انصار و خدام میں بھجوائے ہیں وہ مورخہ ۲۴ اور ۲۵ دسمبر بوقت ۲ بجے تا ۴ بجے شام دفتر منتظم نگرانی و حاضری و معاونین میں تشریف لا کر اپنی ڈیوٹی معلوم کر لیں اور اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ڈیوٹی جلسہ سالانہ

ربوہ کے تمام طلبہ اور کارکنان و دیگر احباب جن کا نام ڈیوٹی لسٹ میں شائع ہو چکا ہے مورخہ ۲۲ دسمبر معاً بعد نماز مغرب اپنی اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں اسی وقت سے حاضری ریکارڈ کی جائے گی اور اس کے بعد ناظمین و منتظمین اپنے معاونین کو تفصیلی ہدایات دیں گے، جن کا نام ڈیوٹی لسٹ سے رہ گیا ہو وہ اس وقت دفتر منتظم حاضری و نگرانی معاونین میں تشریف لا کر منتظم معاونین کو مل لیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)